سوال

(33)حضرت محمدﷺ کا نور حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حنفی مولوی صاحب نے دوران وعظ میں بیان کیا کہ ''حضرت آدم علیہ السلام کا جسم یعنی : ابھی پانی میں گیلا تھا کہ آں حضرتﷺ کا نور پہلے پیدا ہوچکا تھا۔ اوراسی وقت آپ پیغمبر بھی تھے۔ ''مولوی صاحب مذکور نے کسی حدیث کا حوالہ نہیں دیا۔ پس کیا ان کا یہ ارشاد اوربیان صحیح ہے؟ (سلطان احمد ہوشیارپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولوی صاحب کا یہ بیان درحقیقت ان دو حدیثوں کا مجموعہ ہے، جو عوام خصوصا بریلوی حنفیوں میں بہت مشہور ہیں :

(1) اول ماخلق اللہ نوری،،

(2) کنت نبیا وآدم بین الماء والطین،، یا ''کنت نبیا وآدم منجدل بین الماء والطین،، ۔ لیکن یہ دونوں حدیثیں بچندوجوہ مردود ہیں۔

پہلی حدیث ''مدخل،، (1 148) میں ابن الحاج مالکی نے اوربعض دوسرے لوگوں نے بلاسند ذکر کی ہے اوربے سند حدیث بالاتفاق مردود ہوتی ہے۔ ونیز وہ مخالف ہے اس مشہورمرفوع صحیح حدیث کے۔ ''اول ماخلق اللہ القلم،، الحدیث (اخرجہ احمد(5 317) والترمذی (ترمذی کتاب السنة(2154)4 458) وصحہ، عن عبادة بن الصامت مرفوعا) ونیز وہ معارض ہے ان حدیثوں کے، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے پانی پیدا کیا، پھر عرش، پھر قلم، پھر آسمان وزمین وغیرہ (وروی السدی فی تفسیرہ باسانید متعددة، ان اللہ لم یخلق شیئا مما خلق قبل الماء، قالہ الحافظ فی الفتح 6 289، ثم ذکروجہ الجمع بینہ، وبین حدیث عبارة المتقدم، فارجع الیہ) ونیز وہ معارض ہے اس حقیقت ثابت کے کہ آں حضرتﷺ آدم علیہ لسلام کی اولاد سے ہیں، اورآدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، نہ نور سے۔ ''الناس کلھم بنوآدم، وآدم خلق من التراب،، (ترمذی ابوداود ابن حبان) (ترمذی کتاب المناقب باب فضل الشام (3955)5 734 ابوداود کتاب الادب باب فی التفاخر بالانساب (5116)5 339) نیز وہ مخالف ہے اس حدیث کے، جس میں وارد ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق آسمان وزمین کے پیدا کرنے کے بعد ہوئی ہے (مسلم شریف عن ابی ہریرہ) (کتاب صفات المنافقین باب ابتدا، الخلق وخلق آدم(4789)4 2149.

دوسری حدیث کے متعلق ملاعلی قاری حنفی لکھتے ہیں : ''وأما ما یدورعلی الألسنة بلفظ : کنت نبیا وآدم بین الماء والطین، فقال السخاوي : لم أقف علیہ بھذا اللفظ، فضلا عن زیادة : کنت نبیا ولاماء ولاطین، قال : وقال الزرکشی : لاأصل لہ بھذا اللفظ،، انتہی مختصرا، وقال العلقمی : قال ابن تیمیة والزرکشی وغیرھما من الحفاظ : لاأصل لہ، وکذا کنت نبیا ولاآدم ولاطین،، (

السراج المنير 3/94) وقال الصغانی : ''موضوع (تذکرۃالموضوعات ص :86)البتہ حدیث : ''کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد،،کئی صحابیوں سے معتبر سندوں سے مروی ہے(فاخرجہ ابن سعد(طبقات ابن سعد7/60) وابونعیم فی الحلیۃ(حلیۃ لأولیاء9/53) واحمد (مسنداحمد5/59-379) والبخاری فی تاریخہ (التاریخ الکبیر7/374) وصحہ الحاکم (المستدرک2/609) عن مسیرۃ الفخر من اعراب البصرۃ، وابن سعد (طبقات ابن سعد7/59) عن ابن ابی الجدعاء، والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، وأخرجہ الترمذي (کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ3609)(5/585) عن أبی ہریرۃ بلفظ : قالوایا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ؟قال : وآدم بین الروح والجسد) قال لمناوي : بمعنی أنہ تعالی أخبرہ بمرتبتہ، وہوروح قبل أیجادہ الأجسام الانسانیہ، کماأخذالمیثاق علی بنی آدم قبل ایجادأجسامہم، وقیل فی معناہ أنہ صلی للہ علیہ وسلم قدأعطی فاضلہ التعلیم والتربیۃ، ومنح فضیلۃ الإرشاد والإصلاح فی عالم الأرواح وکان فی تہذیب الأرواح وتکمیلہا (فیض القدیر5/52 وصحیح الجامع الصغیر(4457)3/187 وسلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(1856)/471)
یعنی : ''قبل اس کے آدم علیہ السلام کی روح کا ان کے جسد عنصری کے ساتھ تعلق قائم ہو۔عالم ارواح میں آں حضرت ﷺ کی صورۃ مثالی کواور نبی اور رسول بنائے جانے کی اطلاع دے دی گئی تھی یا عالم ارواح میں آں حضرت ﷺ کوارشادو تربیت کے منصب پر فائز کردیا گیا تھا اور آپ عالم ارواح میں بھی ارواح کی تہذیب و تکمیل میں مشغول تھے ۔ واللہ اعلم

وقد بسط محدث الہند الامام ولی اللہ الدہلوي فی معناہ فی ''فیوض الحرمین،، وغیرہ، فارجع الیہ إن کنت من أصحاب القوۃ القدسیۃ والنفوس الزکیۃ، حتی لاتأبی نفسک من قبول ظواہرہ، وحتی تقدرعلی الوصول إلی حقیقۃ مباحثہ.

(محدث دہلی ج : ش : 7شوال 1360ھ/نومبر1941ء)

ھذاما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 102

محدث فتویٰ